आनन्द अमृत वाणी

आनन्द अमृत बाणी

آنند امرت بانی

ANAND AMRIT BANI

Compiled & Written by :

ملک راج آنند

اوم

آنند آشرم سیریز نمبر ۱

آنند امرت بانی

ملک راج آنند

آنند بک ڈپو۔ درگیانہ تیرتھ امرتسر

بھینٹ (ڈیڈیکیشن)

اُن تمام رِشیوں، پیغمبروں، گوروؤں، سنتوں، مہاتماؤں، ولیوں اور اپنے خالق اور اُس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے دیگر بزرگوں اور متبرک ہستیوں کے پاک نام سے نہایت ادب اور خلوص سے منسوب کرتا ہوں کہ جن کا مقصدِ زندگی ہی دُنیا کے لوگوں کو پاکیزگی۔ خدا پرستی۔ محبت۔ صُلح کُلی۔ باہمی میل ملاپ بے تعصبی اور حق العباد کا سبق سکھانا ہوتا ہے۔

سیوک ہر جاندار

ملک راج آنند

سوَرگ آشرم نزد گیتا بھون رشی کیش ہری دوار

۵ ۵/۵۹

اَنّ دان اچھّا ہے۔ اِس سے بہتر گیان (علم) دان ہے

آنند امرت بانی

۱- اے دُوسروں کو نمک حرام کہنے والے! کیا آپ نے کبھی اپنے اندر بھی دھیان کیا ہے؟ کیا آپ خود بھی پرماتما کے نمک حرام نہیں ہیں؟

۲- بھگت ہونے کے لئے کچھ زیادہ جاننے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کچھ کرم کرنے کی ضرورت ہے۔

۳- جو وقت بے وقت ایشور کا نام لے گا۔ وُہ سُرگ جائے گا۔ جو اِس طرف دھیان نہیں دے گا وُہ نرک جائے گا۔

۴- وچار ساگر میں غوطہ لگاؤ۔

۵- جب تک خودی ہے، خُدا نہیں مِلتا۔ بے خودی کا نام خُدا ہے۔

۶- پیدا ہوتے وقت جسم کو بہت ہی زیادہ تکلیف ہوتی ہے اور مرتے وقت صرف سُوئی چُبھنے جتنی!

۷- سچّا سُکھ ایشور کی کھوج میں ہے۔

۸- ایشور کھوجی کو بہت پسند کرتا ہے۔ سنت مہاتما

سب کھوجی ہی تو ہوتے ہیں۔

۹۔ جو کوئی ایشور کی سیوا کرنا چاہے وہ دُکھی جانداروں کی سیوا کرے

۱۰۔ مسجد۔ مندر۔ گوردوارہ وغیرہ سب تمہارے اندر ہیں۔ وہیں خُدا رہتا ہے۔

۱۱۔ بیرُونی صفائی اور سنگار۔ ظاہرا ٹیپ ٹاپ۔ دُنیاوی عزت۔ پھوکے خطابات اور نمائشی ڈھونگ سے ایشور خوش نہیں ہوتا۔ وہ تو محض من کی صفائی اور بھولاپن سے ہی خوش ہوتا ہے

۱۲۔ جو ہری کی شرن میں آجاتے ہیں اور اپنی چترائی کو چھوڑ کر ہمیشہ اُسی کے بھروسے زندگی بسر کرتے ہیں وہ ہمیشہ نڈر بنے رہتے ہیں۔ دیکھیئے! جب بالک اپنی ماں کی گود میں بیٹھ جاتا ہے تو پھر اُسے کس کا بھئے رہ جاتا ہے؟

۱۳۔ پاپ کا فوراً ہی ناش کر دیں ورنہ یہ امر بیل کی طرح پھیل جائے گا۔ اور آپ کی سب نیک کمائی کو خاک میں ملا دیگا۔ یہ تو کینسر (CANCER) پھوڑے کی طرح جھٹ پھیل کر آپ کا ستیاناس کر دے گا

۱۴۔ چت چرن کنول کا آسرا۔ چرن کنول سنگ جوڑیئے!

۱۵- موہ ہی مایا ہے۔

۱۶- لوبھ تمام پاپوں کی جڑ ہے۔ اِس سے پاپ پیدا ہوتا ہے۔ پاپ سے اَدھرم اور کپٹ (دھوکا)۔ اور کپٹ سے تمام پاپ۔

۱۷- کرودھ (غصّہ) کے بعد انسان کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔

۱۸- کیا کوئی جہاز لنگر کے بغیر ٹھہر سکتا ہے؟ آپ کا من بھی تو وشواس (FAITH) کے لنگر کے بغیر نہیں ٹھہر سکے گا۔ پس زیادہ دلیل بازی کو چھوڑ کر وشواس سے ہی اپنا کارج سِدّھ کر لیں۔

۱۹- پربھو کے پیارے کو شوک نہیں کرنا چاہیئے بلکہ پربھو کے پریم میں شوق پیدا کرنا چاہیئے۔ تکرار کا سہارا نہ لیں، بلکہ کرتار کے ہاتھ میں اپنی باگ ڈور دے دیں۔

۲۰- آپ ایشوری مایا کی کیوں شکایت کرتے ہیں؟ جب ایشوری گیان ہو جائے گا۔ تب یہ آپ کی داسی ہو جائے گی۔

۲۱- انسان کے ۳ سہارے :- ۱- ہاتھ - ۲- دھرم - ۳- ایشور

۲۲۔ فقیر دیکھ میں میکھ مار سکتے ہیں۔ اس لئے اُن کی دُعا لو۔ بد دُعا نہ لو۔

۲۳۔ خُون کے ایک قطرہ میں ہزاروں جراثیم ہوتے ہیں۔

۲۴۔ غریبوں کا سواگت کرو۔ ان کے بغیر سوُرگ تک ہمارا بوجھ اُٹھا کر کوَن لے جائے گا۔ ان ہی کے پاس تو سوُرگ کا ٹکٹ ہر وقت موجود رہتا ہے۔

۲۵۔ بھگوان کی خواہش کے ماتحت رہنا ہی اچھا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے تمام ذمہ داریوں کا بوجھ اُس کے سر پر ہی رہتا ہے۔ نیز وُہ عقلِ کُل ہونے کی وجہ سے ہمیشہ ہماری بہتری کے لیئے ہی سوچتا رہتا ہے۔ جسے ہم ایشور کا قہر کہتے ہیں اُسی میں اُس کی مہربانی چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ ایشور کی اِچھّا سے آیا ہُوا دُکھ تو سُکھ کا ہی جھنڈا لے کر آتا ہے۔

۲۶۔ گھڑی وُہی ٹھیک ہوتی ہے جس کا وقت اسٹیشن کے ٹائم کے مطابق ہو۔ اگر ایشور کی اِچھّا اور ہے اور ہماری اِچھّا اِس کے برعکس، تو ہم کِسی کام کے نہیں ہیں۔

۲۷۔ سب کا مہا گورُو ایشور ہے۔

۲۸۔ جو کام کرو، دلیر ہو کر کرو۔

۲۹ - ہونے والی بات اور موت سے مت ڈرو۔

۳۰ - جو چیزیں مایا کے اقبال سے رُوحانی آنکھوں سے اندھے آدمیوں کو بہت اُونچی دکھائی دیتی ہیں۔ مثلاً خطابات۔ دُنیاوی عزّت، دھن دولت وغیرہ۔ وہ ست سنگ کے مہان منڈل میں داخل ہوتے ہی زمین پر آگرتی ہیں اور ایشور کے ہاں اُن کی قدر و قیمت مٹّی سے بھی کم ہے۔

۳۱ - سنسار سمندر سے پار ہونے کے لئے ست سنگ میں آنا ایسا ہے، جیسا کہ جہاز پر سوار ہو جانا۔

۳۲ - جن پر ست سنگ کا پُختہ رنگ چڑھ جاتا ہے، اُن پر سے مایا کا کچّا رنگ اُتر جاتا ہے۔ جہاں روشنی آجاتی ہے۔ وہاں سے اندھیرا کافور ہو جاتا ہے۔

۳۳ - ست سنگ میں جانے سے ہمیں اپنی غلط کاریاں خرمستیاں اور کمزوریاں معلوم ہو جاتی ہیں اور ایشور پراپتی کا مارگ نظر آجاتا ہے۔ برعکس اس کے دُنیاوی مجلسوں میں شامل ہونے سے ہمارے نقائص خوبیوں کی شکل میں ظاہر کئے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم پاپ کرنے میں پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔

۳۴ - یا کسی کا بن جاؤ - یا کسی کو اپنا بنا لو!

۳۵ - چت ایشور سے جوڑنا ہی ایشور کو پانا ہے۔

۳۶ - ہر آنکھ سے وہی دیکھ رہا ہے - ہر کان سے وُہی سُن رہا ہے۔

۳۷ - مایا کے جال میں پھنسے ہوئے جھوٹ کے عاشقوں کو ست سنگ اچھا نہیں لگتا۔ جیسے وِشٹا کے کیڑے کو خوشبودار پلاؤ پسند نہیں آتا۔ وہ بچارا تو بھاگ کر واپس وِشٹا میں ہی چلا جاتا ہے۔

۳۸ - ست سنگ کا آنند دُور کھڑے ہو کر دیکھنے سے نہیں آتا۔ وُہ تو ست سنگ میں گھس جانے سے ہی آتا ہے۔ جیسے گنگا جل کا آنند گنگا جل میں ٹُبکی لگانے سے ہی آتا ہے۔ نہ کہ باہر کھڑے ہو کر دیکھتے رہنے اور "ہر ہر گنگے" پکارنے سے

۳۹ - ظاہری اڈمبروں کا نام ست سنگ نہیں ہے، بلکہ ایشوری پیغام سُنکر اُس پر عمل کرنے کا نام ہی ست سنگ ہے جب تک ست وستو پرماتم دیو کا ملاپ نہ ہو لے، ست سنگ کرتے ہی رہنا چاہیئے۔ جیسے شادی کی رسُومات۔ ضیافتوں برات کی سج دھج - پارچات - زیورات وغیرہ کا نام شادی نہیں ہے

بلکہ استری پُرش کے سنگ کا نام ہی شادی ہے۔ ایسے ہی پرماتما سے ملاپ کا نام ہی ست سنگ ہے۔

۴۰۔ جو لوگ مَنُش جنم، تندرست شریر، لائق بُدھی اور بہاقی تمام سہولتوں کے مِلنے پر بھی ست سنگ نہیں کرتے، اُن کو انجام کار پچھتانا ہی پڑے گا۔ وُہ پرماتما کی مہربانیوں کے از حد مقروض ہو چکے ہیں، اور پربھو کے دربار میں اُن سے بڑی سختی کے ساتھ جواب طلبی کی جائے گی۔ تیار رہیں۔ نوٹس اب دیا جاتا ہے، مہربانی کر کے اس کی تحریری رسید دے دیں۔!

۴۱۔ سورگ کا راستہ اندرُونی روشنی کے پیچھے پیچھے چلنے میں ہے۔ مگر راستہ میں رُکنا اور بھٹک جانا ٹھیک نہیں۔

۴۲۔ اپنے پریمی کو پانے کے لئے کرم کا سہارا لیجئے!

۴۳۔ جو وچار نہیں کرتا اُس میں اور گدھے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۴۴۔ دُکھی، روگی و بھُوکے جانداروں کی سیوا اور اُن پر رحم کرنا ایشور کو بس میں کرنے کے لئے مہان موہنی منتر ہے۔

۴۵۔ اگر کوئی انسان ہمارا بُرا کرے تو ہمیں اُس کے ساتھ دویش نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بچارا تو ایشوری حُکم

بجالانے کا ایک آلۂ کار رہی ہے۔ کیا کبھی کسی رشتہ دار کی موت کی تار لانے والے کو کسی نے موت کا ذمہ دار قرار دیا ہے؟ کیا اُس کے ساتھ بھی کوئی دویش کرتا ہے؟ تو پھر اِن بچاروں کا کیا قصور؟ کیا ایشور کے حکم کے بغیر کچھ ہو سکتا ہے؟ جب آپ کے اپنے کئے ہوئے کرموں کا پھل دُکھ کی شکل میں آپ کے سامنے آئے تو اُس کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے یا کہ کوئی اور؟

۴۶۔ ہائے افسوس! پشو پنکھی تو اپنے مالک کا حکم مانتے ہیں۔ حالانکہ اُن میں سُوجھ بُدھی (عقلِ سلیم) نہیں ہے اور ہم لائق بُدھی کے علمبردار اپنے مالک کا حکم بجالانا تو درکنار اُسے جانتے تک بھی نہیں کہ ہمارا مالک کون ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ کیا کرتا ہے؟ (ایسی بُدھی حیف صد حیف!)۔

۴۷۔ انسان بہت مہان ہے۔ جو چاہے ایشور کرپا سے کر سکتا ہے۔

۴۸۔ تو اوّل فنا آخر بقا بن!

۴۹۔ وچار وانوں کو گورو بنالو!

۵۰۔ اپنے پتی کا اَن بھوجن کھا کر اور اُس کی گاڑھے پسینے کی کمائی سے کمائے ہوئے دھن سے خریدے ہوئے کپڑے

اور زیورات پہنکر جو استری وبھچار یعنی بدکاری کرتی ہے، اُس سے بڑھ کر وُہ نمک حرام انسان ہے جو اپنے پتی پرماتم دیو کی نعمتوں کو ہر روز لیتا ہُوا بھی پاپ کرتا ہے۔

۵۱۔ اپنے آقا سے تنخواہ لے کر بھی جو نوکر نمک حرام ہو جائے، اُس سے بڑھ کر وُہ انسان ہے جو انمول سواس رُوپی تنخواہ لے کر بھی اپنے مالک کو بُھلا دے اور اُس کے احکام کو بجا نہ لائے۔

۵۲۔ جو بچے ماتا پتا کا سامنا کرتے ہیں اُن کو تو ہم نالائق کہتے ہیں، مگر ہم کو کون لائق کہے گا، اگر ہم اپنے پرم پتا کا حُکم نہیں مانیں گے! ہائے افسوس! ہم تو اُس کا حُکم سُننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ ہمارے پاس اس کام کے لئے وقت ہی نہیں ہے۔

۵۳۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ کل کس نے دیکھی ہے؟

۵۴۔ ایشور پراپتی کے لئے اپنا سب کچھ ایشور پر قربان کردو۔ وُہ اُس کا ہی دیا ہُوا ہے۔

۵۵۔ وِچار کا دُوسرا نام گیان ہے اور گیان مُکتی پانے کی سیڑھی ہے۔

۵۶- جیسے چھاچھ سے نکل کر چھاچھ میں رہتا ہُوا بھی مکھن چھاچھ سے الگ ہی رہتا ہے۔ ایسے ہی جگت میں رہتا ہُوا بھی بھگت جگت سے نرلیپ ہی رہتا ہے۔

۵۷- چنے سے بھری ہُوئی مُٹھّی بند رکھنے سے جیسے بندر کا ہاتھ گھڑے میں اٹک جاتا ہے۔ وُہ گھڑا تو اُس کے ہاتھ کو نہیں پکڑے رکھتا۔ ایسے ہی مایا ہم کو نہیں پکڑتی۔ جگت ہم کو نہیں جکڑتا۔ بلکہ ہم خود مایا کو پکڑے رکھتے ہیں۔ ہم خود جگت میں پھنستے جاتے ہیں۔ لڑکے لڑکیاں ہمارے اندر موہ نہیں پیدا کرتے بلکہ ہم خود اُن میں موہ پیدا کر کے موہ جال میں پھنس جاتے ہیں۔ ہم خود ہی اپنے آپ کا شکار کرنے کے لئے صیّاد بن کر اپنے ہاتھوں سے بنایا ہُوا جال بچھا کر اپنے آپ کو پھنسا رہے ہیں۔ جن ہاتھوں سے جال بنایا ہے، اُن سے ہی کھول دیں۔

۵۸- کوئی بھکاری اپنے دان دینے والے کو ہی لُوٹنا شروع کر دے تو اُس کا انجام کیا ہو گا؟ کیا ہم بھی اپنے دان دینے والے پربھو کے ہی مایا رُوپی دھن کو ناجائز طریقہ سے کما کر اپنے آپکو سخت مجرم بنا رہے ہیں؟ کیا رشوت وغیرہ چوری سے کم نہیں؟

۵۹- بغیر گیان (علم) کے انسان اندھا ہوتا ہے اور اندھے انسان سے باتیں کرنا اپنا دماغ اور قیمتی وقت خراب کرنا ہے۔

۶۰- منش جس چیز کی دل سے خواہش کرتا ہے اور سچے دل سے اُسے حاصل کرنے میں لگ جاتا ہے اُسے وُہ ایشور کرپا سے ضرور مِل جاتی ہے۔ میری اپنی تجربہ شدہ بات ہے۔

۶۱- جن پتّوں کی آڑ میں ہرن چھُپا ہُوا تھا۔ اُن کو ہی کھا گیا۔ بس شکاری نے اُسے پکڑ لیا۔ ایسے ہی پُن دان کی آڑ میں ہی ہم مصیبتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ جب پچھلے پُن ختم ہو گئے اور آیندہ کا سلسلہ بند ہو گیا تو پھر مصیبتیں اور دُکھ آ گھیرا ڈال لیتے ہیں۔

۶۲- بہت پانی دینے، حفاظت کرنے اور انتظار کرنے کے بعد بھی جب درخت کو پھل نہ لگا تو مالی نے اُسے بے فائدہ سمجھ کر اکھاڑ ڈالا۔ اگر آپ کو پرماتما لگاتار اَنّ بھوجن دیتا جائے، آپ کی رکھشا بھی کرے اور آپ کو بھگتی کرنے کے لئے بڑے اعلےٰ سامان بھی دے چکا ہو اور بہت عرصہ آپ کے اندر بھگتی اور گیان کا پھل لگنے کا انتظار بھی کر چُکا ہو اور پھر پھل نہ لگنے کی

صورت میں کیا پرماتما آپ کے اِس بوٹے کو اکھاڑ ڈالنے کے لئے نہ سوچ رہا ہوگا؟ اگر آپ کو اُس کے نیائے کاری ہونے کا یقین ہے تو اُس کے انصاف کا انتظار کیجیئے!

۶۳- ہائے افسوس! ندی، ہوا، پرتھوی، پہاڑ، سمندر، وغیرہ سب بے جان چیزیں پرمیشور کی آگیا میں چلتی ہیں، مگر انسان جس کے ساتھ تمام اُمیدیں وابستہ ہیں اور جو اشرف المخلوقات (سرشٹی میں سریشٹ) ہے، اُس کا حکم بجا نہیں لاتا!

۶۴- پرماتما سب جگہ موجود ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ تو پھر ہم کس جگہ پاپ کرنے کی جُرأت کر سکتے ہیں؟ کیا کبھی کسی پولیس افسر یا ڈپٹی کمشنر کی موجودگی میں بھی ہم کوئی جرم کر سکتے ہیں؟

۶۵- بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ دُنیاوی مقدمات کے لئے تو اِس قدر تیاری کی جاتی ہے۔ بہت سا روپیہ خرچ کیا جاتا ہے، باقاعدہ طور پر وکیل کی مدد لی جاتی ہے، اُس کی ہدایات کے مطابق عمل کیا جاتا ہے بلکہ ساری فائل ہی اُس کے حوالے کی جاتی ہے نہ رات کو نیند آتی ہے، نہ دِن کو چین۔ ہر وقت مقدمہ کی ہی چنتا لگی رہتی ہے۔ مگر دھرم راج کی کچہری میں پیش ہونے کے لئے تیاری کا نام و نشان ہی نہیں ہے۔ وکیل کی ضرورت ہی محسوس نہیں

ہوتی - یہ معلوم ہی نہیں کہ پیش ہونے کی تاریخ کس روز مقرّر ہو جائے، خواہ آج ہی اور اسی وقت پیش ہونا پڑ جائے۔ پھر بھی تیاری اور فکر کا نام و نشان ہی نہیں۔ ہائے غضب! اِس دُنیا میں تو ایک قصور کی سزا سے اتنا ڈر اور گھبراہٹ! مگر دھرم راج کی کچہری میں زندگی بھر کے ہزاروں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں گناہوں کی سزا سے بچنے کے لیئے کوئی تجویز ہی نہیں سوچی جاتی۔ کسی مہاتما سے مدد اور مشورہ بھی طلب نہیں کیا جاتا۔ ہماری عقل پر کیسا پردہ چھا گیا ہے۔

۶۶۔ جس جہاز کو باہر سے تو طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑے اور اندر نیچے کی طرف سوراخ ہو جائے، اُس کی کب تک خیر منائی جا سکتی ہے، بیرُونی طوفان تو جہاز کے کپتان کے اختیار میں نہیں ہیں مگر اندرُونی سوراخوں کو بند کرنا اُس کے اختیار ہے۔ اگر اندر کا سوراخ بند نہ ہُوا تو جہاز لازمی طور پر غرق ہو جائے گا۔ ایسے ہی ہماری زندگی کا جہاز سنسار سمندر سے پار ہونے کے لیئے چل پڑا ہے۔ ایک تو اس کے ساتھ دُنیا بگڑ چکی ہے جو اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ دُوسرا اس کے اندر رہنے والا اس کا من بھی اُس کے ساتھ بگڑ جائے گا۔

تو پھر اس کی خیر نہیں۔ اگر من ہی اس کو ست سنگ اور بھلے کرموں سے روک کر کُسنگ اور بُرے کرموں کی طرف لے جائے گا تو بس پھر آپ کی خیر نہیں۔ آپ کا جہاز غرق ہونے میں کچھ شک نہیں رہ جائے گا۔

۶۷۔ نالائقی کر کے لڑکا اپنے باپ سے منہ پھیر کر آوارہ ہو گیا۔ جب از حد دُکھی ہوا تو پھر باپ کی شرن میں آیا۔ دیالو باپ نے پچھلے قصور معاف کر کے گلے لگایا اور کہا کہ اے پُتر! میرا سب کچھ تمہارا ہی ہے۔ ایسے ہی بے شک ہم اپنی نالائقی کی وجہ سے پرماتما سے بے مکھ بھی ہو جائیں اور غلط راستے پر چلنے بھی لگ جائیں، مگر جب دُکھی ہو کر اپنے پرم پتا پرماتما کی شرن میں جائیں گے تو وہ ہمارے تمام گناہ بخش کر ہمیں گلے لگا لے گا اور آئندہ کے لئے سیدھے راستے لگا کر یہ کہہ دے گا کہ اے پُتر! میرا سب کچھ تیرا ہی ہے۔

پس گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ جھٹ پربھو کی شرن میں آ جائیے!

۶۸۔ پاپی پُرشوں کو چنتا نہیں کرنی چاہیئے۔ صرف پربھو کی شرن میں آ جانا چاہیئے۔ پھر اُن کا فکر پربھو کو ہو جائیگا۔

دیکھیئے! جب کوئی روگی ڈاکٹر کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ تو اب اُس کو تندرست کرنے کا فکر ڈاکٹر کو لگ جاتا ہے وہ خود ہی سارا انتظام سوچتا ہے۔ رہائیش کے جگہ دیتا ہے۔ وقت پر دوائی پلاتا ہے اور اُس کی حفاظت کرتا ہُوا جلدی ہی اُسے تندرست کر دیتا ہے۔

۶۹۔ یہ بات آپ ہی نہیں بلکہ سب جانتے ہیں کہ جیسی جیو آتما انسان میں ہے ویسی ہی ہر جاندار میں موجود ہے۔ اسی طرح کیڑیوں یعنی چیونٹیوں میں بھی موجود ہے۔ تو صرف ۴ پیسے کے چاول، ایک پیسے کے تل سیاہ یا سفید اور ایک پیسے کی کھانڈ۔ یہ ہر روز صبح ۶ بجے سے پہلے اور شام ۶ بجے کے بعد آپ کیڑیوں کے بھون یعنی کھڈ پر ڈال دیا کریں۔ رام رام کرتے ہوئے مہان منتر رام نام ہے۔ عام طور پر پیپل کے درخت کے نیچے اُن کا بھون یعنی مقام ہوتا ہے (پیپل کا درخت کوئی ضروری نہیں، جہاں کہیں اُن کا بھون مل جائے)۔ کسی دن اگر نہ ڈالے جا سکیں تو آپ دوسرے دن دوگنا ڈال سکتے ہیں۔ ڈیڑھ آنے کے سب سامان سے قریباً ۵۰۰ جیو آتما کے پورے خاندان کو دیوتاؤں کا کھانا آپ نے کھلا دیا۔ یعنی معمولی سے خرچ سے آپکی طرف سے ہر روز گورو کا لنگر جاری رہا۔ آپ ہر روز حتے المقدور زیادہ سے زیادہ

بھی ڈال سکتے ہیں۔ دان میں کلیان ہے۔ دان دیئے دھن
نہ گھٹے کہہ گئے بھگت کبیر۔ اچھے کام میں کبھی دیر نہیں کرنی چاہیئے۔
گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آنا۔ جو کل کرنی ہے آج کر لے، جو آج
کرنی ہے آج کر لے۔ جو آج کرنی ہے اب کر لے۔ آیو سنتھا (عمر)
بیتی (گزری) جا رہی ہے تو پھر کرے گا کب ؟

غافل انسان تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

یہ پُنیہ حاصل کرنے کا بہت سستا اور آسان طریقہ ہے۔ اور
یہ بات آپ دوستوں، رشتہ داروں، ملنے والوں بلکہ ہر معمولی
واقف کاروں تک یہ بات ضرور پہنچا دیں۔ کسی کو اچھے کام کے
لئے کہنے والا بھی پُنیہ کا بھاگی بنتا ہے۔ جب آپ کچھ نہ کریں گے
تو قسمت بھی آپ کا ساتھ چھوڑ دے گی۔ کرم گیان سے قسمت فوراً
بدل جاتی ہے اور انسان ہمیشہ کے لئے لوک پرلوک میں سکھ
شانتی آنند حاصل کرتا ہے۔! اوم شانتی۔ شانتی۔ شانتی!

۷۰۔ پربھو کی دات کو لے کر پربھو کو یاد کئے بغیر اُسے
استعمال کرنا چوری کی مانند ہے۔

۷۱۔ (سوال) سورگ میں کون جا سکتے ہیں ؟

(جواب) اور تو سب جا سکتے ہیں مگر آلسی اور پرمادی یعنی سُست اور مغرور لوگ نہیں جا سکتے۔

۷۲۔ "بڑاپن" کا ابھمان مت کریں۔ اپنے گاؤں یا ضلع اور صوبہ میں تو آپ بڑے شمار ہو سکتے ہیں مگر جگت میں آپ کی کیا گنتی ہے؟ اگر جگت میں آپ کو کوئی پوزیشن مل بھی جائے تو آسمانی دنیا اور دیوتاؤں کے سامنے آپ کی کیا حیثیت ہے؟

۷۳۔ پرماتما کے بھگت کو دُنیاوی تکلیفیں کیوں ستاتی ہیں؟ کیوں اُس کے پیارے رشتہ داروں اور مال و زر کا نقصان ہوتا ہے؟

(جواب) کیونکہ پرماتم دیو اُسے اچھا دینے کے لئے اُس سے بُرا چھین لیتے ہیں۔ موہ اور وِشیوں کے سامان چھین کر بھگتی، گیان، آنند، شانتی اور پریم کے سامان مہیّا کر دیتے ہیں کپڑے پر عمدہ رنگ چڑھانے کے لئے کیا پہلے اُس کی میل نہیں اُتاری جاتی؟

۷۴۔ پانی میں بہتی ہوئی لکڑی کی گیلی پونی کے اندر تو بہت ہلکی محسوس ہوتی ہے کیونکہ پانی اُس کو نیچے سے اُوپر اُٹھاتا ہے اور اُس کا بوجھ محسوس نہیں ہونے دیتا۔ مگر پتہ تو

تب لگے گا جب اُسے پانی سے باہر نکال کر دُکان تک لے جانا پڑے گا۔ ایسے ہی دُنیا میں رہتے ہوئے ہمیں اپنے پاپوں کا بوجھ ہلکا سا معلوم ہوتا ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ تو معمولی سا پاپ ہے، اِس کے کرنے میں کیا ہرج ہے؟ جس کی وجہ یہ ہے کہ دُنیادار ہمیں پاپ کرنے پر بھی پھُلاتے ہی رہتے ہیں۔ اور اُن کے پھُلانے سے ہمیں اپنا پاپ معمولی سا معلوم ہوتا ہے۔ مگر پتہ تو تب چلے گا۔ جب اِس دُنیا سے کُوچ کر کے ہم دھرم راج کی کچہری میں جائیں گے۔ پھر تو چھوٹے سے پاپ کا بوجھ بھی خوفناک دکھائی دے گا۔

۷۵۔ ہم نُور کی ایک کِرن ہیں۔ وُہ ایشور نُور کی ایک نُورانی۔ لافانی، اکھنڈ برہم جیوتی ہے۔

۷۶۔ ایشور ایک ہے۔ اُس کا نام سچا ہے۔ وُہ سب کو پیدا کرنے والا ہے۔

۷۷۔ صرف ست پُرش ہی سُرگ لوک میں جا سکتے ہیں اس لئے کبھی بھی جھُوٹ مت بولا کریں۔ جھُوٹ بولنا مہا پاپ ہے۔

۷۸۔ تیرتھ گئے ایک پھل۔ سنت سماگم چار
گورُو مِلے انیک پھل۔ کہہ گئے داس کبیر!

مہاتما گاندھی

کا

پسندیدہ گیت

اُٹھ جاگ مُسافر بھور بھئی اب رَین کہاں جو سووت ہے!

جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے وُہ کھووت ہے!

اُٹھ نیند سے اکھیاں کھول ذرا اور اپنے رَبّ سے دھیان لگا!

یہ پریت کرن کی رِیت نہیں رَبّ جاگت ہے تُو سووت ہے!

جو کل کرنا ہو آج کرلے جو آج کرنا ہو اب کرلے!

جب چڑیّن نے چُگ کھیت لیا پھر پچھتائے کیا ہووت ہے!

نادان بھُگت کرنی اپنی اے پاپی پاپ میں چین کہاں!

جب پاپ کی گٹھڑی سیس دھری پھر سیس پکڑ کیوں رووت ہے

۷۹۔ اگر تالاب سے پرندے پانی پی جائیں، تو تالاب کا پانی ختم نہیں ہو جاتا۔ ایسے ہی اگر ہم اپنی حیثیت کے مطابق دان کرتے جائیں گے تو ہمارا دھن کبھی ختم نہیں ہو سکے گا۔ تالاب میں جل کی کمی ہونے پر آخر پر ماتم دیو ہی تو اُسے پھر بارش کے ذریعے بھر دیتے ہیں۔ ذرا پربھو کے کرشمے تو دیکھیں۔

۸۰۔ کنوئیں میں سے جُوں جُوں پانی نکلتا جاتا ہے۔ تُوں تُوں تازہ پانی اُس میں بھرتا جاتا ہے۔ ہاں اگر اُس میں سے پانی نکلنا بند ہو جائے تو موجودہ پانی میں بھی کیڑے پڑ جائیں گے ایسے ہی دان اور پر اُپکار پر روپیہ خرچ ہو جانے پر تازہ روپیہ اُس کی جگہ پہنچ جاتا ہے۔ یہ قانُون قدرت ہے۔ ہاں! اگر ہم اپنے روپیہ کو دان اور پر اُپکار پر خرچ نہ کریں گے تو وہ وِشیوں پر خرچ ہو کر ہمارے لئے پاپوں کی بدبُو پیدا کر دے گا۔ یا چوروں کے ہاتھ جا کر ہمارے لئے وبالِ جان بن جائے گا۔

۸۱۔ خود شناسی ہی خدا شناسی ہے۔

۸۲۔ زندگی کیا ہے؟ خوابِ ہستی۔ موت کیا ہے؟ نئی زندگی! اصل زندگی مرنے کے بعد ہی شروع ہوتی ہے۔

۸۳۔ علم ہی دولت ہے، عِلم ہی شہرت ہے۔ علم ہی عزت

ہے۔علم ہی گیان، کرم، دھرم، دیا، سچّائی ہے۔علم ہی
رازِ مکتی ہے۔

۸۴۔ مہاں منتر:۔(۱) شری اوم نمو بھگوتے واسیو
دیوائے۔ (۲) اوم نمو شواے۔ (۳) رام نام۔
اصل میں سب کا ایک ہی رُوپ ہے۔

۸۵۔ وُہ ہے سب سے اُونچا اوم برہم۔

۸۶۔۔ یہ منش جنم بڑی مُشکل سے ملتا ہے۔کرم کرو گے
تو اُوپر سے اُوپر چڑھتے جاؤ گے، ورنہ پھر چوراسی لاکھ جُون
کے چکر میں پھرتے رہو گے۔

۸۷۔ ایشور کہتا ہے کہ مجھے اور سب چیزوں کی نسبت دو[2]
ہی چیزیں سب سے زیادہ پیاری ہیں۔ایک تو تمہاری خودی
کی قُربانی اور دُوسرے تُمہارے دھن دولت کا اُپکار کے
کاموں میں خرچ ہونا۔

۸۸۔ دیکھئے دان کی طاقت! توپ کا گولہ تو چند میل
تک جا سکتا ہے مگر دان کا گولہ سورگ اور بیکنٹھ تک پُہنچ جاتا ہے۔

۸۹۔دان کا نہ دینا تو ایشور کا مقروض رہنا ہے۔کیونکہ
بھگوان کا حصّہ نکالنا ہمارا پرم دھرم ہے۔جب دُنیاوی راجہ کا

قرضہ ادا کئے بغیر ہمارا پلّہ نہیں چھوٹ سکتا تو بھگوان کا قرضہ ادا کئے بغیر ہم کیسے سُکھی ہو سکیں گے ؟

۹۰ - چکّی میں گئے ہُوئے اور تو سب دانے پس جاتے ہیں۔ مگر جو دانے چکّی کے کیلے کے ساتھ لگے رہتے ہیں وُہ پسنے سے بچ جاتے ہیں۔ ایسے ہی دُنیا میں آئے ہُوئے اور تو سب جیو دُکھوں کا شکار ہو جاتے ہیں مگر پربھو کی شرن میں آئے ہُوئے اَور تو سب جیو دُکھوں کا شکار ہو جاتے ہیں مگر پربھو کی شرن میں آئے ہوئے اور پربھو کے ساتھ لگے ہُوئے یعنی اُسی کے ہی دھیان میں محو بھگت لوگ دُکھوں سے بچ جاتے ہیں۔

۹۱ - ایشور کے علاوہ نہ کوئی آپ کا دوست ہے نہ کوئی سہارا۔ اِس لئے وقت بے وقت بھگوان اوم ہری گوبند کو یاد رکھو۔ وُہی آپ کا سچّا سہارا ہے۔ اُس کی شرن میں جاؤ۔ جیون مُکت کر دے گا!

۹۲ - ایشور کو ہر وقت اپنے پاس حاضر ناظر جانو!

۹۳ - زیادہ اولاد پیدا کرنے والے عورت مرد سخت مُجرم ہیں۔

۹۴ - خواہشات کا ختم نہ ہونا۔ ۸۴ لاکھ جُون کے چکّر میں بار بار آنا ہے۔ خواہش کرنی ہو تو ایشور کی کر!

۹۵- کُتّا گاڑی کے نیچے نیچے چلا جاتا ہے اور دل میں ابھمان کرتا ہے کہ گاڑی کو مَیں ہی چلا رہا ہُوں، حالانکہ گاڑی کو چلانے والی طاقت اور ہی ہے۔ ایسے ہی ہمارے جیون کی گاڑی کو چلانے والی تو ایشوری شکتی ہے۔ دیکھئے ہوا، پانی، خوراک، آگ وغیرہ جن کے بغیر ہم ایک کھن بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ سب کی سب ایشوری شکتی سے ہی ظہور میں آتی ہیں۔ مگر ہم مُفت میں ابھمان کر بیٹھتے ہیں کہ اِس جیون کی گاڑی کو چلانے والے ہم خود ہی ہیں۔ ایسا مت کریں!

۹۶- ابھمان کرنے سے ہمارے شُبھ کرم بھی کمزور ہو جاتے ہیں اور بندھن کا کارن بھی بن جاتے ہیں۔ دیکھئے! بہت سُندر پدارتھ کھانے کے بعد اگر ہمارے پیٹ میں ہوا پیدا ہو گئی ہے تو اُن کھائے ہوئے پدارتھوں کا اثر کمزور ہو جاتا ہے۔ وُہ تو اُلٹا تکلیف کا کارن ہی بن جاتے ہیں۔ جب تک ہوا خارج نہ ہو جائے چین نہیں آتا۔ اہنکار بھی تو آخر ہوا کی طرح ہی ہے

۹۷- اگر ہم دُوسرے آدمیوں کی بنائی ہوئی چیزیں مثلاً مندر، مسجد، گوردوارے۔ سرائے۔ کنوئیں، سکول وغیرہ کو بلا دریغ استعمال کر رہے ہیں اور اُن سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں

تو کیا ہمارا بھی فرض نہیں ہے کہ ہم دُوسروں کے لئے ایسی چیزیں تیار کرائیں؟

۹۸- وُہ شہنشاہوں کا شہنشاہ ہے، ہم اُس کی رعیّت ہیں۔

۹۹- مَوت ایک اعلیٰ اور سستی چیز ہے اس لئے بہُت اچھی ہے اور رہے گی۔

۱۰۰- خودی مِٹ جانے سے انسان ذاتِ خُدا میں ایسے مِل جاتا ہے۔ جیسے سمُندر میں لہر مِل جاتی ہے یا جوت میں جوت سما جاتی ہے۔

۱۰۱- آپ اُس کے ہو جائیں وُہ آپ کا ہو جائے گا۔

۱۰۲- آتما جب دسویں دوار میں جاتی ہے تو وہاں سے گھنٹے اور سنکھ وغیرہ کی آواز آتی ہے اور ایشوری جوت کے درشن ہوتے ہیں۔

۱۰۳- آپ اچھّی اور بُری سنگت کا فرق ہر روز دیکھتے ہوں گے۔ بُری سے نرک اور اچھّی سے سُرگ مِلتا ہے۔

۱۰۴- اپنی زندگی کو بہُت تھوڑا خیال کیجئے اور مَوت کو ہر دَم یاد رکھیئے!

۱۰۵- دان دینا تو بیج بونے کی مانند ہے۔ اگر یہ بیج

زمین میں چھُپا کر بو دیا گیا تو خوُب پھل دے گا۔ اگر ننگا کر دیا گیا تو پرندے ہی کھا جائیں گے۔ پھل کی اُمید نہ رکھیئے۔!

۱۰۶۔ دان دینے سے آج تک کوئی بھی کنگال نہیں ہوُا۔ اگر ہو بھی جائے تو وُہ کنگالتا ہی اُس کے لیئے سچّا دھن بن جاتی ہے۔

۱۰۷۔ شوق کے ساتھ دان دینے سے تیاگ شکتی بڑھ جاتی ہے۔ تیاگ شکتی کے بڑھنے سے مایا کا بل کمزور ہو جاتا ہے۔ مایا کا بل کمزور ہونے سے پرماتما کا درشن نزدیک ہو جاتا ہے۔

۱۰۸۔ سوامی نے سیوک کو روپیہ دے کر دھرم سالہ بنانے کے لیئے بھیجا۔ سیوک نے وُہ روپیہ عیش و عشرت میں اُڑا دِیا۔ اب کیا منہ لے کر سوامی کے پاس واپس جا سکے گا؟ ضرُور اُس کے برخلاف مقدّمہ چل ہی جائے گا۔ ایسے ہی پربھو نے دھرم کارج کرنے کے لیئے ہمیں اِس دُنیا میں بھیجا۔ ہم نے سواس رُوپی دھن وِشیوں میں ہی خرچ کر دِیا۔ اب کیا مُنہ لے کر ہم پرماتم دیو کے سامنے پیش ہو سکیں گے؟ ضرُور سزا یاب ہو جائیں گے۔

۱۰۹۔ جس کا نام پاپوں کا ناش ہے۔ لکشمی اُن کی داسی

ہے۔ جو تیج کا سمندر ہے۔

۱۱۰۔ ایشور کا نام انسان کے من میں اُوپر سے آتا ہے۔
اور کام کی خواہش نیچے گندی جگہ سے آتی ہے۔

۱۱۱۔ ایسا ڈوبا ہُوں تیری آنکھوں میں !!
ہاتھ میں جام ہے اور پینے کا ہوش نہیں (عمر خیام)

۱۱۲۔ بہشت نہ آسمان کے اُوپر ہے اور نہ زمین کے نیچے! بہشت تو تیرے اپنے ہی اندر ہے، جیسے تُو نے اپنے خیالاتِ قبیحہ (بُرے وِچاروں) سے دوزخ بنا رکھا ہے۔

۱۱۳۔ نیکی سدا کیا کر اُس کی بدی کے بدلے!
قتلِ عدُو کے قابل شمشیر ہے تو یہ ہے

۱۱۴۔ مت ستا غریب کو رو دے گا!
اُس کا خُدا سُنے گا سزا دے گا!

۱۱۵۔ اپنی بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھی بھلائی کرنا سجّن پُرش کا سُبھاؤ ہے۔ دیکھیئے! بیر کے درخت کو پتھر مارنے پر بھی اُس کی طرف سے پھل ہی مِلتا ہے۔ اِن بے جان چیزوں سے ہی ہم سبق سیکھ سکیں!

۱۱۶- پاپی پُرشوں کو سُکھ بھوگتے ہُوئے دیکھ کر ہمیں کبھی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ وُہ سُکھ تو دراصل اُن کے ناش کا ہی کارن بن رہا ہے۔ ذرا پیالہ بھر جانے دو پھر دیکھ لینا کہ کِس طرح سے ڈُوب جائے گا! اُن کو یہ وِشے سُکھ تو اُن کے ناش کے لیئے ہی مِلا ہے۔

۱۱۷- بھگوان کا فرمان ہے کہ لینے والا تو ہمیشہ ہلکا ہوتا ہے اور میرے کاموں کے لئے دینے والے کا مَیں بھی داس بن جاتا ہُوں۔

۱۱۸- پرماتما کی یاد کے لیئے کچھ وقت نہ نکال کر اور سارا دِن جائز ناجائز طریقے سے دھن کما کر اپنے لڑکوں کو سیٹھ بنانے کے لیئے خود کیوں نرکوں کا ٹکٹ خرید رہے ہو؟

۱۱۹- بھگتوں کا آنند اُن کے ہردے میں ہی بھرا رہتا ہے۔ اُن کو آنند ڈھونڈنے کے لیئے باہر نہیں جانا پڑتا۔

۱۲۰- یہ سنسار ایک یاترا ہے۔ ہمارا اصلی گھر تو ایشور کے دربار میں ہی ہے اس لیئے اپنے گھر میں پہنچنے کے لیئے جلدی کریں۔

۱۲۱- دُکھوں کے آنے پر ہمیں دُکھی نہیں ہونا چاہیئے سمندر کے اُتار اور چڑھاؤ کی طرح جتنی تیزی سے یہ دُکھ آتے ہیں اُتنی ہی تیزی سے یہ چلے بھی جاتے ہیں۔

۱۲۲- جُوتے میں کنکر بھر جانے سے ہی جب ہم آگے نہیں چل سکتے تو من میں پاپ بھرے رہنے سے ایشوری مارگ میں ہم کیسے چل سکتے ہیں؟

۱۲۳- چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت اُس پار برہم اوم اہناشی کا نام اور دھیان لیں۔ بیڑا پار کر دے گا۔

۱۲۴- ہمارے راج نیتک جیون میں تین قسم کے زہر داخل ہو رہے ہیں۔(۱) فرقہ پرستی۔(۲) چھُوا چھُوت۔(۳) رشوت ستانی۔ فرقہ پرستی نہایت مُہلک قسم کا زہر ہے جو کہ نہ صرف ہمارے دیش بلکہ بطور ہندوستانی ہمارے وجُود کو بھی خطرہ میں ڈال رہا ہے۔ رشوت کا زور انگریز کے زمانہ میں اِس قدر نہ تھا۔ اب ہمارا کیرکٹر بلند ہونا چاہیئے اور ہمیں رشوت لینے اور دینے میں پرہیز کرنا چاہیئے۔ سوامی دیانند۔ مہاتما گاندھی اور اچھُوت اُدّہار منڈل نے چھُوا چھُوت کو جڑ سے اُکھاڑنے کی بہت کوشش کی مگر یہ ابھی تک موجود ہے۔

۱۲۵- جیسے ایک آگ سے ہزاروں چنگاریاں علیحدہ علیحدہ نِکل کر پھر اُسی آگ میں ہی مِل جاتی ہیں اور ایک ہی خاک میں کئی ذرّے مِلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور وہ سب اُڑ اُڑ کر پھر اُسی خاک

میں ہی ہل جاتے ہیں نیز جیسے ایک دریا میں کروڑوں لہریں اُٹھ اُٹھ کر پانی کی لہریں ہونے کی وجہ سے پانی ہی کہلاتی ہیں۔ ایسے ہی اُس مالکِ دو جہاں پربھو سے ساری ہستیاں ظاہر ہو کر پھر اُسی میں ہی سما جاتی ہیں۔

رام کتنے ہیں؟

ایک رام ہے سب سے نیارا
ایک رام نے جگت پسارا
ایک رام گھٹ گھٹ میں بولے
ایک رام اوتار ہی ڈولے
جاسُ کرپا سب بھرم مِٹ جائی
ست گرو ایک رام رگھورائی!
بندو بال رُوپ سوئے رامو
شیتل سُبھگ سرل سُکھ دھامو

ترجمہ:- ایک بار کسی نے کبیر جی سے دریافت کیا کہ کیا مجھے رام کا درشن ہو سکتا ہے؟ کبیر صاحب نے جواب دیا کہ تم کس رام کے متلاشی ہو؟ کیونکہ چھ روپ کو رام مانا جاتا ہے۔ ایک رام نرا کار ہے کہ جو قدرت سے علیحدہ رہتا ہے اور اپنے آنند میں سو یا رہتا ہے۔ دوسرا رام قدرت ہے کہ جس نے دنیا بنائی ہے۔ تیسرا رام جیوآتما یعنی روح ہے کہ جو ہر ایک میں بولتی ہے۔ چوتھا رام وہ ہے کہ جو وقت وقت پر اوتار لے کر ادھرم کا ناش کرتا ہے اور دھرم کو قائم کرتا ہے۔ جیسے کرشن جی اور رام چندر جی۔ پانچواں رام وہ ہے کہ جسے دنیا ست گرو کہتی ہے جو ساری جہالت اور غلط فہمی کو دور کر دیتا ہے۔ مثلاً گورو نانک، کبیر، تلسی وغیرہ۔

اور اس کے علاوہ چھٹا:-

رام کا روپ ہر ایک بچہ ہے!

خواہ وہ بچہ انسان کا ہو یا حیوان کا یا پرند کا۔ کیونکہ ہر ایک بچہ معصوم اور خوبصورت ہوتا ہے۔ ہر ایک بچہ فرحت بخش اور ٹھنڈک پہنچانے والا ہوتا ہے۔ جو لوگ بچوں کی خدمت کرتے ہیں اور اُن کی ضروریات پوری کرتے ہیں وہ بھی رام کی پوجا کرتے ہیں۔ ایسا کوئی شخص اس دنیا میں نہیں۔ جو ان چھ رام میں سے کسی نہ کسی رام کا معتقد نہ ہو۔

مترجم:- سوامی پارس ناتھ

ایشور پراپتی یا سُرگ کا راستہ

جن دِنوں دُریودھن نے پانڈوؤں کو جُوئے میں جیت لیا تو یہ شرط مقرّر ہوئی کہ پانڈو تیرہ سال کے لئے تو جنگلوں میں درویشانہ زندگی بسر کریں اور چودھویں سال میں ایسے گُم نام رہیں کہ بھاری جُستجُو کے بعد بھی اُن کا نشان تک نہ مِلنے پائے اور اگر کہیں مِل بھی جائے تو مزید چودہ ۱۴ برس کے لئے پھر بن باس کی زندگی بسر کریں۔ چنانچہ وُہ جنگلوں میں چلے گئے۔ پھر دُریودھن کو ایک اَور شرارت سُوجھی۔ وُہ کیا؟ اُن کے لئے ایک لاکھا محل، جس کی دیواروں میں اور چھت میں بارُود بھرا گیا تھا، تیار کیا گیا اور اُن کو ورغلا کر اُس محل میں لایا گیا لیکن خوش قسمتی سے وُہ ایک سُرنگ کے راستہ زندہ بچ نکلے اور گھنے جنگلوں میں مع اپنی ماتا کُنتی اور اِستری دروپدی کے بسر اوقات کرنے لگے۔ جنگل کی جڑی بُوٹی پر گزر کرتے اور جہاں میسّر ہوتا وہیں پانی پی کر پیاس کی آگ بُجھاتے۔

گرمی کا موسم تھا۔ پیاس نے ازحد ستایا۔ پانی ڈھُونڈے سے بھی نہیں مِلتا تھا۔ تالاب کیا، کنوئیں بھی خشک ہو چکے تھے۔ ایک دِن

صُبح کے وقت اُنہوں نے درختوں کے اُوپر چڑھ کر چہار طرف نگاہ دوڑائی تو ایک چشمہ کافی فاصلہ پر نظر پڑا۔ یُدھشٹر نے اپنے سب سے چھوٹے بھائی نکل کو پانی لانے کے لئے وہاں بھیجا۔ پہنچنے پر کیا دیکھتا ہے کہ صاف اور تازہ پانی ایک چشمہ سے فوّارے کی مانند اُچھل کر بہہ رہا ہے۔ "اوّل خویش بعد درویش" کے مصداق اُس نے دَوڑ کر پانی پینے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ ہاتھ بڑھانا ہی تھا کہ ایک غیبی آواز نے اُسے روکتے ہُوئے یُوں کہا ——— کہ "پہلے میرے سوالات کا جواب دو۔ پھر پانی پینا، ورنہ یہیں کے یہیں رہ جاؤ گے"۔

پیاسا نکل بھلا کب یہ بات سوچ سکتا تھا، وُہ اندھا دُھند پانی پر ٹُوٹ پڑا۔ پانی کو ہاتھ لگنا ہی تھا کہ اُس کا رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا۔ کافی دیر کی انتظار کے بعد یُدھشٹر نے مایُوس ہو کر سہدیو کو پانی لانے کے لئے روانہ کیا۔ اُس کا بھی وُہی حشر ہُوا جو کہ نکل کا!

علیٰ ہٰذالقیاس بھیم اور ارجن کو بھی باری باری موت کی گود میں میٹھی نیند سونا پڑا۔ اُدھر یُدھشٹر ناامید ہو رہا تھا اس لئے چشمہ کی طرف بے تابانہ چل دیا۔ وہاں جا کر کیا دیکھتا ہے کہ چشمہ کے گرداگرد چاروں بھائی مُردہ پڑے ہیں۔ اُنہیں دیکھ کر اُس کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ باآوازِ بلند یُوں کہا۔ ارے! میرے بھائیوں کو مارنے والا تُو ہے کون؟

ذرا سامنے تو آ۔ تاکہ مجھے پتہ چلے کہ اُنھوں نے تیرا کیا بگاڑا ہے، جو تُو یکے بعد دیگرے سب کو موت کے گھاٹ اُتار چکا ہے؟

جواب میں غیبی آواز نے کہا کہ پہلے میرے سوالوں کا جواب دو۔ پھر اور بات کہنا، ورنہ تمہارا بھی یہی حشر ہوگا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مکالمہ شروع ہُوا:—

غیبی آواز:۔ زمین سے بھاری چیز کونسی ہے؟

یُدھشٹر:۔ ماتا۔

غیبی آواز:۔ آسمان سے اُونچا کون ہے؟

یُدھشٹر:۔ پِتا۔

غیبی آواز:۔ ہوا سے تیز رفتار کون ہے؟

یُدھشٹر:۔ من۔

غیبی آواز:۔ گھاس سے زیادہ پھیلاؤ کونسی چیز رکھتی ہے؟

یُدھشٹر:۔ فکر۔

غیبی آواز:۔ خواب کے وقت آنکھ کھُلی کون رکھتا ہے؟

یُدھشٹر:۔ مچھلی۔

غیبی آواز:۔ ایسی کون سی چیز ہے جس کا دل نہیں ہوتا؟

یُدھشٹر:۔ پتھر۔

غیبی آواز :۔ مُسافر کا دوست کون ہوتا ہے ؟

یُدھشٹر :۔ اُس کا ہم سفر۔

غیبی آواز :۔ دُنیادار کا دوست کون ہے ؟

یُدھشٹر :۔ عورت۔

غیبی آواز :۔ مُردے کا دوست کون ہے ؟

یُدھشٹر :۔ نیک اعمال۔

غیبی آواز :۔ انسان کا خطرناک دُشمن کون ہے ؟

یُدھشٹر :۔ غصّہ۔

غیبی آواز :۔ وُہ کون سا مرض ہے جس کا علاج نہیں ؟

یُدھشٹر :۔ لالچ۔

غیبی آواز :۔ خوش کون ہے ؟

یُدھشٹر :۔ جو مقروض نہیں۔

غیبی آواز :۔ سب سے عجیب بات کیا ہے ؟

یُدھشٹر :۔ دُوسروں کو مرتا دیکھنے کے باوجود بھی خود حیات جاودانی کی توقع رکھنا۔

غیبی آواز :۔ سب سے بڑا میلہ کون سا ہے ؟

یُدھشٹر :۔ دُنیا۔

غیبی آواز:۔ سب سے اچھا دھرم کیا ہے ؟

یُدھشٹر:۔ کسی کو ایذا نہ پہنچانا۔

غیبی آواز:۔ کس کا ثمر (پھل) ضرور ملتا ہے ؟

یُدھشٹر:۔ اپنے افعال کا۔

غیبی آواز:۔ کس کو قابو رکھنے سے راحت نصیب ہوتی ہے ؟

یُدھشٹر:۔ اپنے من کو۔

غیبی آواز:۔ دوستی کس کی اعلیٰ ہوتی ہے ؟

یُدھشٹر:۔ نیک چلن کی۔

غیبی آواز:۔ دوستی کیوں ٹُوٹ جاتی ہے ؟

یُدھشٹر:۔ طمع اور حرص کی وجہ سے۔

غیبی آواز:۔ انسان کو مقامِ محمود تک پہنچانے میں سدِّ راہ کون ہوتا ہے ؟

یُدھشٹر:۔ اعمالِ بد۔

غیبی آواز:۔ کونسی چیز صاف صاف نظر نہیں آتی ؟

یُدھشٹر:۔ بے وقوفی۔

غیبی آواز:۔ میں تم سے خوش ہوں۔ کہو، کس بھائی کو زندہ کروں ؟

یُدھشٹر:۔ نکل کو۔

غیبی آواز :- نکل تیرا سوتیلا بھائی ہے اور بھیم، ارجن برادرِ حقیقی۔
پھر حقیقی کو چھوڑ کر سوتیلے کی فکر میں کیوں ہے ؟
یُدھشٹر :- محض اس لئے کہ میری ماں مجھ سے اور اُس کی ماں اُس
سے مِل کر دل بہلائے گی۔
غیبی آواز :- تُو واقعی دھرما تما ہے۔ مَیں تمہارے سب بھائیوں
کو زندہ کر دیتا ہُوں۔

ناظرین! وُہ چشمہ آج کل بھی جہلم کے علاقہ میں کوہستانِ نمک پر کٹاس راج تیرتھ کے نام سے مشہور ہے۔ جہاں ہر سال بساکھ کی پہلی کو مشہور ترین میلہ لگتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اِس چشمہ کی گہرائی آج تک معلوم نہیں ہوئی۔ اُس کا پانی ہمیشہ بہتا رہتا ہے۔ جس کے بہاؤ سے نچلی جانب پن چکیّاں بھی چلتی ہیں۔ جس سے کئی غریب لوگ آج تک پیٹ پالتے ہیں۔

جنگل سے گائیں گھر کو چلیں چڑیاں بھی بسیرا لینے لگیں!
مَیں کیسا مُسافر ہوں یارب! اُف جس کی کوئی منزل ہی نہیں

شیل شکتی

جسے پاکر انسان آنند حاصل کر سکتا ہے!

مہابھارت کے شانتی پرب میں ایک بڑی سُندر کتھا آتی ہے۔ دیوگورو برہسپتی کے اُپدیشوں سے پریرنا پاکر ایک دن دیوراج اِندر برہمن کا رُوپ بدل کر بھگت راج پرہلاد کے پاس پہنچے اور اُن سے اِس اکھنڈ شیل اور سمپدا کے بھنڈار کی پراپتی کے لئے پرارتھنا کی۔ جس کی تعریف بھگوان وشنو اور دوسرے دیوتا کرتے ہیں۔ بھگت پرہلاد نے اِندر کے رہنے کا انتظام کر دیا اور ایک دن فرصت نکال دیوراج اِندر کو گیان تتو کا اُپدیش دیا۔ برہمن بھیس میں اندر نے شکشا کو بڑے پریم اور آدر کے ساتھ گرہن کیا۔ اِندر کی نمرتا سے پرسنّ ہو کر پرہلاد نے وَر مانگنے کو کہا۔

"اگر آپ مجھ پر خوش ہیں تو مجھے اپنا شیل دے دیں"۔ اِندر نے جواب دیا۔

"ایسا ہی ہوگا" پرہلاد مسکرا کر بولے۔

اِندر یہ ور دان حاصل کر کے بہت خوشی کے ساتھ اپنے سؤرگ کو لوٹ گئے۔

رات کے دُوسرے پہر جب بھگت پرہلا سو رہے تھے۔ اِن کے شریر سے ایک پرم تیج بھری چھایا نکلی۔ "مہاراج!" اس چھایا نے کہا۔ "میں شیل ہُوں"۔ آپ نے مجھے دان میں برہمن کو دے دیا ہے اس لئے مَیں اس برہمن کے شریر میں نواس کرنے جا رہا ہُوں۔ شیل کے جانے کے بعد دھرم نکلا۔

"مہاراج! جہاں شیل ہوتا ہے، مَیں وہیں نواس کرتا ہُوں۔ کیونکہ اب شیل آپ کے شریر سے نکل گیا ہے، اس لئے مَیں بھی اُس کے پاس رہوں گا جہاں وُہ گیا ہے"۔

"مہاراج!" دھرم کے جانے کے بعد ستیہ نے پرگٹ ہو کر کہا۔ دھرم کے جانے کے بعد مَیں یہاں نہیں رہ سکتا۔ مَیں بھی اس برہمن کے پاس جا رہا ہُوں۔ جہاں شیل اور دھرم گئے ہیں۔ اسی طرح سُرچی اور شکتی بھی ستیہ کے ساتھ چلی گئی۔

سب سے آخر میں ایک ناری کی مُورتی پرگٹ ہوئی۔ بہت منور اور بہت پرکاش مئی۔ وُہ بولی "راجن! مَیں شری لکشمی ہُوں۔ سُرچی اور شکتی کے جانے کے بعد مَیں بھی آپ کے پاس نہیں رہ سکتی۔ مَیں بھی اس برہمن

کے پاس جارہی ہوں۔ جسے آپ نے شیل دان میں دے دیا تھا۔"

"ایک پل کے لیئے رُک جاؤ" پرہلاد بولے۔" یہ بتاتے جاؤ کہ تم سب جس برہمن کے شریر میں نواس کرنے جارہی ہو۔ وہ برہمن درحقیقت کون تھا؟"

"وہ دیوراج اِندر تھے" لکشمی بولیں "اُنھوں نے آپ کو لُوٹ لیا ہے۔ شیل کی وجہ سے ہی یہ سب طاقتیں اور خزانے آپ نے اپنے پاس جمع کر رکھے تھے۔ شیل کے جانے کے بعد باقی چیزیں بھلا کیونکر آپ کے پاس رہ سکتی ہیں۔ جہاں شیل رہتا ہے، ہم سب وہیں نواس کرتے ہیں۔ چونکہ شیل کو آپ نے دان میں اس برہمن کو دے دِیا ہے۔ اِس لئے اب سب چیزیں ایک ایک کر کے آپ کے شریر سے نکلی جارہی ہیں"۔

تیروں کی سیج پر لیٹے ہوئے بھیشم پتامہ سے یہ کتھا سُن کر یدھشٹر نے کہا۔" پتامہ! آپ کی امرت بانی سُن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ بہت آنند آیا ہے۔ اب کرپا کر کے مجھے یہ بتائیں کہ اس شیل کو کیسے پایا جا سکتا ہے؟ جس کو حاصل کرنے کے بعد اور کچھ حاصل کرنا باقی نہیں رہتا۔"

بھیشم پتامہ بولے۔" یہی سوال دریودھن نے دِھرت راشٹر سے پوچھا تھا اور دِھرت راشٹر نے اِس کا جواب بالکل ٹھیک دیا تھا۔ شیل،

دراصل من کی شُدھی کی سب سے اُونچی حالت ہے۔ سنسار کی مایا کے بے شمار وکار من کی شیشے جیسی پوترتا پر اپنی سیاہی اور اپنی کالک لگا دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارا من پاپ پر سوچتا ہے، پاپ کرتا ہے اور پاپ میں ہی مگن رہتا ہے۔ اگر کوئی مُنش من وچن اور کرم سے ہمیشہ ہوشیار رہے۔ مایا کے وکاروں کی سیاہی کو اپنے من کے شیشے تک پہنچنے نہ دے تو انسان شیل کی سیڑھی پر لگاتار بڑھتا چلا جاتا ہے اور آخرکار اس کی سب وبھوتیوں۔ طاقتوں اور سمپتیوں کا سوامی اور مالک بن جاتا ہے۔ من، وچن اور کرم سے نرا کار اور بھگوت بھجن کرتے رہنا۔ اس شیل کو پانے کا ایک راستہ ہے۔ دُوسرا راستہ ہے اس سنسار سے من کا ہٹا لینا۔ کسی نہ کسی رُوپ میں اس جگ کو ترک کر دو۔ تیسرا راستہ اس شیل کو پانے کا یہ ہے کہ پرانی ماتر کو اپنا ہی رُوپ سمجھیں۔ شیل کو پانے کے یہی راستے ہیں۔ ان سے حاصل کیا گیا شیل جہاں رہتا ہے، اُسی جگہ دھرم، ستیہ، بل، تیج اور لکشمی کا بھی نواس ہوتا ہے راجن جو لوگ سُکھ چاہتے ہیں، شانتی چاہتے ہیں، آنند چاہتے ہیں اور سُورگ چاہتے ہیں، اُن کو چاہیئے کہ اس شیل کو حاصل کریں۔ شیل کو حاصل کرنے سے مُنش ترلوکی ناتھ، تینوں لوکوں کے سُکھ اور نام کا سوامی بن جاتا ہے۔

ہمارے دھرم شاستر کہتے ہیں کہ یہ بات سب کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ جو کچھ اس جگت میں دکھائی دے رہا ہے اور تینوں لوک جن تتووں سے بنا ہُوا ہے۔ مَنُش کا شریر بھی انہی تتووں کا بنا ہُوا ہے۔ شریر اور لوک میں بڑی بھاری مناسبت ہے سمانتا ہے۔

مہرشی سوامی دیانند رگ وید آدی بھُومکا کے اُپاسنا وشے میں لکھتے ہیں۔ "ہردے دیش میں جتنا آکاش ہے۔ یہ سب انتریامی پرمیشوری سے بھر رہا ہے اور اُسی ہردے آکاش کے درمیان میں سُوریہ آدی پرکاش تتھا پروگ، اگنی، وایو، سوریہ، چندر، بجلی اور سب نچھتر لوک بھی ہمارے ہیں جتنے نظر آنے والے اور نہ نظر آنے والے پدارتھ ہیں۔ وہ سبھی اسی ستتا طاقت اور شکتی کے درمیان میں سمارہے ہیں"

آیورویدکے گرنتھوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ اس سلسلے میں وک سنگھتا کے شریر ستھانم ادھیائے میں لکھا ہے۔ "یہ مَنُش شریر لوک سمِلت ہے یعنی جو لوک میں ہے۔ وہی شریر میں ہے۔ سب دھارائیں مل کر شریر بناتی ہیں۔ پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو۔ آکاش اور چھٹا برہم یا پرماتما یہ چھ کے چھ لوک میں ہیں اور شریر میں ہیں۔

شریر میں پرتھوی:۔ مَنُش کا آکار ہے۔

شریر میں جل:۔ کلیجہ اور خون وغیرہ ہے۔

شریر میں تیج :- روشنی و کُل خوبصورتی اور صحت ہے۔
شریر میں وایو :- پران ہیں ۔ سانسوں کا آنا جانا ۔
شریر میں آکاش :- اجسام اور دوسرے سوراخ ہیں ۔
شریر میں برہم :- جیوآتما ہے ۔

اسی طرح دوسری باتوں کا مقابلہ کر کے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ لوک اور شریر میں کتنی مشابہت ہے۔ بھگوان ہنووستو کہتے ہیں :-

لوک برہمانڈ میں اِندر ہے اور منش میں اہنکار۔
لوک میں آدیتہ ہے۔ مُنُش میں آوان۔
لوک میں ردر۔ مُنُش میں روش۔
لوک میں وسو۔ مُنُش میں دُکھ۔
لوک میں مروت۔ مُنُش میں اُتساہ۔
لوک میں اشونی کمار۔ مُنُش میں کانتی۔
لوک میں وشودیوا۔ مُنُش میں سمپورن ایشور

بھوجن تو پہلے بنا پاچھے بنا شریر
تو بھو کا کہاں مرے من میں دھار دھیر

مہاتماؤں کے زرّیں اقوال

◆ جس کے جاننے سے سب کچھ جانا جاتا ہے، جس کی پراپتی سے پرم سنتوش پراپت ہوتا ہے۔ اور سارے برہمانڈ میں اسی کا پرکاش ہے۔ اسی کا سمرن دھیان کرنے سے آنند پراپت ہوتا ہے۔ اس لیئے اُسی کو جاننے کی کوشش کرو۔

◆ دھن کی اچھیّا کبھی نہ کرو۔ اچھیّا کرو اس پرم دھن پرماتما کی' جو ایک بار مل جائے پر سچا سُکھ پراپت ہو کر سدا بنا ہی رہتا ہے۔ کیونکہ دھن تو آج ہے۔ کل نہیں۔

◆ شاریرک پوترتا کے ساتھ مانسک پوترتا بہت ضروری ہے۔ گنگا اشنان سے ضروری گیان کا اشنان ہے کیونکہ سدگتی گیان سے ہوتی ہے اشنان سے نہیں۔ رسل

◆ جب انسان کو ساری ترشناؤں میں کوئی نہیں آتا اور کوئی لالچ اُس کے من کو نہیں کھینچ سکتا تب اُس کا جیون ایک مرے ہوئے پرانی کے سمان ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی ویراگ اور گیان کی حالت میں وہ اپنے آپ کو صرف پربھو کے نام میں لین کر دیتا ہے اور بار بار سمرن' دھیان اور ابھیاس سے وہ پربھو کا پیارا

بن جاتا ہے۔

■ انسان جتنی جلدی ترقی کرنا چاہتا ہے، اُتنی جلدی نہیں کر سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وُہ امتحان سے ڈرتا ہے۔ زندگی کے ہر میدان میں امتحان آتے ہیں اور ان سے گزرے بغیر کوئی بھی شخص اعلےٰ رُتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اِس لئے جو امتحان سے ڈرتے ہیں وُہ کبھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔

■ اے انسان! تُو یہ کیوں سمجھتا ہے کہ فلاں شخص نے تجھے سُکھ دیا ہے اور فلاں نے دُکھ دیا ہے۔ جو سُکھ دُکھ تجھے مِلتا ہے وُہ تیرے اپنے اچھے یا بُرے کرموں کا پھل ہے۔ کوئی کِسی کو سُکھ یا دُکھ نہیں دیتا۔

■ ہرن کستوری کی سگندھ کی تلاش میں جنگل کا گوشہ گوشہ چھان ڈالتا ہے اور تھک کر پریشان ہو جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ سُگندھ خود اِس کی ناف (نابھی) میں ہے۔ یہ اِس کا اگیان ہے اسی طرح اگیانی لوگ پرمیشور کی کھوج میں تیرتھوں وغیرہ میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ پرمیشور کو اپنے سے الگ جان کر سخت سے سخت ریاضت کرتے ہیں۔ مگر ان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا اور وہ اپنے ہی گھٹ میں براجمان پربھو کو نہیں دیکھ پاتے۔ اگر وہ ست اور سائنس کی مدد سے اپنے اندر روشنی ڈالیں تو پرماتما ان کو اپنے اندر سے

ہی مل جائے! ۔

کستوری نابھی بسے مِرگ ڈھونڈے بَن ماہیں

ایسے گھٹ میں پیوے مورکھ جانے ناہیں!

◆ برہمن، کھشتری، ویش اور شودر چار ورن ہیں اور چار ہی آشرم ہیں۔ لیکن ان میں جو بھی ایشور کی عبادت کرتا ہے وُہی اُونچے درجے کا ہے۔ جیسے معمولی ارنڈی کا درخت جو کہ چندن کے نزدیک رہتا ہے اور خوشبو حاصل کرتا ہے۔ اُسی طرح سے اچھی صحبت سے بُرے بھی بھلے ہو جاتے ہیں۔ جس انسان کے دل میں اپنے مالک کی محبت ہے وُہی سب سے اچھا ہے۔ جو انسان چھوٹے آدمیوں تک سے محبت کرتا ہے اور اُن کی خدمت کرتا ہے وہی قابلِ پرستش ہے۔

◆ جو انسان اسی طرح سے سارے کے سارے ذی رُوحوں کو محبت اور یکسانیت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اُن کے لئے دھن دھانیہ اور سو برس کی عمر دیتا ہوں۔

اے شردھے! میں پریم کے دینے والوں۔ پریم کے چاہنے والوں، پریم ہی کی خوراک والوں اور پریم کے یگیہ کرنے والوں سے ہر جگہ ملاپ کر کے اُنتی کو حاصل کروں۔

■ یہ دونوں (ہندو مسلمان) جھگڑوں میں پڑے رہتے ہیں نیک انسان ایسی باتوں سے دُور رہتے ہیں جن کے دل کا بھرم دُور ہوگیا ہے اُن کو ہندو مسلمان سب ایک ہی نظر آتے ہیں۔

■ تیمور نے بادشاہ پر چڑھائی کر دی اور فتح پائی۔ ہارنے والے بادشاہ کو تیمور کے سامنے لایا گیا۔ اتفاق سے وہ بادشاہ کانا تھا۔ مگر تھا بڑا مسخرہ اور ونودی۔ تیمور کے سامنے آتے ہی وہ کھِل کھِلا کر ہنس پڑا۔ لنگڑا تیمور اس کی اس حرکت کو گستاخی سمجھ کر غصے میں آیا۔ بولا۔ کیوں ہنس رہے ہو؟ اُس نے جواب دیا۔ اے بادشاہ سلامت! مجھے قدرت کی بے پروائی کا دھیان کر کے بے اختیار ہنسی آگئی ہے۔ میری نظر میں بادشاہی کتنی گھٹیا چیز ہے۔ جو قدرت نے ہم کانوں اور لنگڑوں کے سپرد کر رکھی ہے۔ یہ سُنکر تیمور خوشی سے اُچھل پڑا۔ اور اُس کا دیش اُسی کو واپس دے دیا۔

■ جو سارے جانداروں کو اپنے میں اور اپنے آپ کو اُن میں سمجھتا ہے اُس کو کوئی فکر نہیں ستاتا۔ جس دانش مند انسان کو سارے کے سارے جاندار اپنا آپ نظر آتے ہیں وہ یکسانیت کی نگاہ رکھنے والا انسان نہ بھول میں پڑتا ہے نہ دُکھ میں!

■ ہر روز صبح اور شام تمہارا محبّت کا جذبہ قایم رہے۔

■ اے پیارے! ہم ایک دُوسرے سے پریم کریں۔ کیونکہ پریم پرماتما کا رُوپ ہے۔ جو کوئی بھی پریم کرتا ہے وُہ پرماتما سے پیدا ہُوا ہے اور وُہی پرماتما کو ٹھیک طور پر سمجھتا ہے۔

■ پریم انسانیت کی سب سے اعلیٰ خوبی اور رُوح کا متبرک ترین حق ہے۔ یہ وُہ سنُہری زنجیر ہے جو ہم کو فرض اور صداقت سے وابستہ کرتی ہے۔ زندگی کے مقصد کا پیارا اصول اور دائمی خوبی کا بیمہ ہے۔

■ آپس کی محبّت کے سوا کسی بات کا قرضدار نہ ہو۔

■ واہگورو :- و = وسودیو - ہ = ہری - گ = گوبند - ر = رام - تو بن گیا یہ مہا منتر :- "وسودیو ہری گوبند رام"۔ اس کا سچے من سے نام جاپ اور دھیان۔ ایشور کلیان کرے گا۔

■ ایشور پراپتی کا بس ایک ہی طریقہ ہے کہ آپ اُسی کی شرن میں چلے جائیں۔ اور ہر جاندار کو اُس کا رُوپ خیال کریں۔ اُن دُکھی، روگی اور بھوکے، ننگے پر دیا کر کے اُن کی خدمت کریں۔ کسی کامل سنت مہاتما کو اپنا گورُو بنا کر اُس کی رہنمائی پر عمل کریں۔ کیونکہ گورُو بن گت نہیں۔

سے سنت سماگم ہری کتھا تلسی دُرلبھ دوٗ!

■ انسان کو چاہیئے کہ وُہ کام کرے جس سے ہر جاندار کو سُکھ

شانتی، آنند پراپت ہو کر لوک و پرلوک میں نیا لطفِ زندگی حاصل ہو

۵ جو ہاتھ سے دے گا وہی تیرے کام آئے گا

یہی ساتھ جائے گا یہی تیرے کام آئے گا ! آنند

■ جو اپنے کئے ہوئے قصور کی معافی چاہتا ہے اُسے ہر جگہ مل جاتی ہے۔

■ مہاتما گردھر رائے جی دُنیا کا حال دیکھ کر کہتے ہیں کہ برہما نے سخت غلطی کی جس نے انسان کو داڑھی اور مونچھ لگا دی، ورنہ انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔ پشو بھی اولاد پیدا کرتے ہیں، سوتے ہیں اور اپنے بچوں کو پالتے ہیں۔ اگر انسان نے اپنا برہم سروپ نہ پہچانا تو پھر انسان اور حیوان میں کیا فرق ہے؟

■ اوم آتمک شبد ہے جو ہر انسان اپنے باطن میں سُنتا ہے اور پورے طور پر من کی شانتی، مکمل ضبطِ نفس اور محنت کرنے کی لامحدود طاقت۔ یہ سب کچھ کامل گورو سے ہی مل سکتی ہیں۔

■ **ستو گن** = روشنی۔ گیان۔ نیکی۔ خوشی، دولت، تندرستی۔

■ **تمو گن** = اندھیرا۔ اگیانتا۔ بدی۔ غمی۔ غریبی۔ بیماری۔

■ **رجو گن** = ان دونوں کی بے رُخی حالت رجوگنی کہلاتی ہے

■ میری زبان کے اگلے اور پچھلے حصّہ میں شہد ہو اور میری زبان کی جڑ تو گویا مٹھاس کی سرتاج ہی ہو۔ اے ایشور! میرے افعال میں تیرا مسکن ہو اور تُو میرے دل کے نہایت نزدیک جاگزیں ہو

■ کسی سے تکلیف اُٹھا کر بھی انسان اُسے دُکھی کرنے والے الفاظ نہ کہے۔ کسی سے دُشمنی کرنے کے لیئے کوئی فعل نہ کرے۔ کسی کو تکلیف دینے والا اور عاقبت میں شرمندہ کرنے والا کلام نہ کرے۔

■ اے ہمارے مالک! ہماری زبان میں بے عیب پُرزور کلام کو قائم کر، جس سے ہم زندگی کے لیئے ہر قسم کے آرام اور امن چین کو حاصل کر سکیں اور ہم سب میں سچّا آنند دینے والا جلال آسکے!

■ زبان کے غضب سے بچ، اُس کو قابو میں رکھ۔ اُس سے کڑوی بات نہ بول بلکہ اُس سے نیک کلام کر!

■ میرا آنا جانا سب مٹھاس سے لبریز ہو۔ زبان سے بھی میٹھا ہی بولا کروں۔ اے پرماتما! میں سرتاپا مجسّم مٹھاس بن جاؤں!

■ سچ بول اور میٹھا بول۔ لیکن جو بات میٹھی نہ ہو مت کہو خواہ سچّی ہی ہو۔ جو بات جھوٹ ہو اُس کو نرمی سے بھی نہ کہو۔ یہی سناتن دھرم ہے

■ جس قدر مٹھاس گری پربت اور غاروں میں رہنے والے سنیاسیوں میں ہے اور حیوانات، حواس خمسہ اور اُن لذات میں ہے

اے ایشور! اُتنی مٹھاس مجھ میں کامل طور پر سما جائے!

● تیرے پیند لگے ہوئے درخت وغیرہ پھر اُگ آتے ہیں تلوار سے لگا ہُوا زخم بھی مندمل ہو جاتا ہے۔ لیکن زبان کے تیر یعنی کڑوے بول کا زخم کبھی نہیں بھرتا۔

● پرماتما کے بھگت خود بھی نیک ہوتے ہیں اور منہ سے کلام بھی ایسا پاکیزہ بولتے ہیں جو دُوسروں کی بھلائی کے لیئے ہوتا ہے۔

● جس شخص کو جان پیاری ہے اور اچھے دن دیکھنے کی خواہش ہے اُسے چاہیئے کہ اپنی زبان کو بد کلامی سے، اور اپنے ہونٹوں کو مکر فریب کی گفتگو کرنے سے باز رکھے!

● اے نانک! ترش کلامی سے جسم اور دل دونوں پھیکے پڑ جاتے ہیں۔ جس شخص سے خشک کلامی کی جائے گی وہ بھی پھیکا ہی جواب دے گا۔ بدزبان آدمی دوزخ میں پھینکا جائے گا اور وہاں اُس پر تھوکا جائے گا یعنی اُس پر لعنت پڑے گی۔

● موت اور زندگی زبان کے تحت ہیں۔ جو انسان اِسے عزیز رکھتے ہیں یعنی اس کا نیک استعمال کرتے ہیں وہ اس کا نیک ثمر حاصل کرتے ہیں۔

■ نہ کچھ دے ہے کوئل نہ چھینے ہے کوّا
مگر میٹھی آواز کے سب ہیں شیدا
جہاں رام ہوتا ہے میٹھی زباں سے
نہیں لگتی کچھ اس میں دولت زیادہ!

■ کوئی ننگا ہو یا بھوکا ہو تو اُس کو کھانا دینا چاہیئے۔ دُکھی کو دیکھ کر دل میں رحم کرنا چاہیئے اور حتی المقدور اُس کے دُکھ کو دُور کرنا چاہیئے۔ رحم کرنے سے بڑا ثواب ملتا ہے اور انسان کا درجہ اُونچا ہو جاتا ہے۔ جو صاحب اقبال انسان دِل میں رحم کو جگہ دیتے ہیں اور رحمدلی سے دُوسروں کے دُکھ دُور کرتے اور غریب انسان کو آرام پہنچاتے ہیں۔ پرمیشور اُن کو اپنی نعمتیں بخشتا ہے۔

■ انسان کے دِل کا غم اُس کو جُھکا دیتا ہے لیکن میٹھی بات اُس کی خوشنودی کا باعث بنتی ہے۔

■ جو کوئی بھوکا ننگا یا غرض مند ہو تو انسان کو واجب ہے کہ مالک کے بخشے ہوئے خزانے میں سے اُن ضرورت مندوں کے ساتھ بانٹ کر کھائے۔ جو بھگوان کی دَیا سے کسی اور کا کام کرنے کے لائق اپنے آپ کو سمجھے تو اُس کام کو ضرور کر دیوے۔

سستی نہ کرے۔ اپنا کام چھوڑ کر بھی اُس کے کام کے لئے جائے۔ مالک کی خوشنودی اِسی طریقے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

■ وُہ جواب دیتا ہے اور اُن سے کہتا ہے کہ جس کے پاس دو کرتے ہوں وُہ اُن میں سے ایک ایسے شخص کو دے دے۔ جس کے پاس کوئی نہ ہو اور جس کے پاس کھانا ہو وُہ بھی ایسا ہی کرے۔

■ جو انسان آنکھوں سے، زبان سے اور افعال ان چاروں ذرائع سے مخلوقات کو خوش کرتا ہے۔ اُس کو زمانہ راحت پہنچاتا ہے

■ انکساری اور عجز سے لوگوں کی قدمبوسی کرو اور خدمتِ خلق میں مصروف رہو۔ سب انسانوں کو اپنے آپ سے بڑھ کر جانو۔ اور اس طرح سے خالق کی رضائے حاصل کرو۔

■ جو آدمی دل، و زبان اور فعل سے بُرائی کا مقابلہ کرتے ہیں محنت کرتے ہیں اور خدمتِ خلق میں اپنے آپ کو مصروف کر دیتے ہیں وُہ پربھو پرماتما کی آگیا کے مطابق کام کرتے ہیں اور اُس کی رضائے حاصل کرتے ہیں۔

■ جو انسان زبان سے اپنے مالک کو یاد رکھے اور اپنے ہاتھوں سے خدمت کر کے خدا کے بندوں کو راضی رکھے۔ ایسا

انسان مجھ کو پیارا ہوتا ہے اور میں ہمیشہ اُس کے بس میں ہوتا ہُوں۔ کیونکہ اُس کی زندگی اونچے درجے کی ہوتی ہے اور دل میں خاکساری ہوتی ہے۔

◆ سُورج خود بخود ہی کنول پھُول کو کھلا دیتا ہے چندرما آپ ہی اپنی چاندنی کو پھیلا دیتا ہے اور بادل بغیر مانگے ہی پانی برساتا ہے۔ اسی طرح نیک انسان اپنے آپ ہی بغیر کہے دُوسروں کے بھلے کے لئے کام کرتا ہے۔

◆ ہر طرح سے ہر ذی رُوح یعنی جاندار کو آرام پہنچانا ہی ایشور کی حقیقی عبادت ہے۔

◆ جس شخص نے بیمار کی خیر پرسی کی یا اپنے بھائی سے خُدا کی رضا جوئی کے لئے ملاقات کی تو منادی کرنے والا پکارتا ہے کہ اے شخص! تو پاک ہوگیا۔ تیرا چلنا پاک ہوگیا اور تُو نے جنّت میں اپنا گھر بنا لیا!

◆ انسانوں کو خالق کی مخلوق سمجھ کر تکلیف نہ دیوے۔ اے نندلال! اگر خالق کی خلقت کو دُکھایا جاوے تو خالق ناراض ہوجاتا ہے۔

◆ جس طرح پھل سے لدی ہوئی ڈالی ہمیشہ زمین کی طرف جھکی رہتی ہے اِسی طرح دوسروں کا بھلا کرنے والا ثروت کے پانے

پر بھی منکسر ہی رہتا ہے۔

■ جو شخص تعلقات سے آزاد ہے اور جس کا دل گیان یعنی رُوحانیت میں ٹھہرا ہُوا ہے اور جو خدمتِ خلق کے لئے ہی کام کرتا ہے اُسے اپنے اعمال کے انجام کا ڈر نہیں رہتا۔

■ جو ساری مخلوق (کی خدمت) میں مجھ کو اور ساری مخلوق کو مجھ میں دیکھتا ہے۔ ایسے شخص کو نہ مَیں بھلاتا ہُوں، نہ وُہ مجھ کو بھلاتا ہے۔

■ جو جسم خدمتِ خلق میں نہیں لگتا وُہ نکمّا ہے۔ چشمِ بصیرت رکھنے والے ہمیشہ خدمتِ خلق کے مشتاق ہوتے ہیں۔

■ جس گھر میں نیک آدمیوں کی اور ایشور کے نام پر اُس کی مخلوق کی خدمت نہیں ہوتی، وُہ گھر قبرستان کی مانند ہوتا ہے اور اُس کے اندر بھُوت رہائش رکھتے ہیں۔

■ لیکن جس کِسی کے پاس دُنیا کا مال ہو اور وُہ اپنے کِسی بھائی کو محتاج دیکھ کر اُس کی اِمداد سے مُٹھی بند رکھے تو خدا کی محبّت اُس میں کیونکر قائم رہ سکتی ہے؟

■ حالانکہ مَیں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا نہ کِھلایا مَیں پیاسا تھا۔ تُم نے مجھے پانی نہ پلایا۔

■ اپنے مالک کا پیارا تُو تب ہو سکتا ہے کہ پہلے اپنی خواہشات

اور جذباتِ غصّہ، طمع اور لگاوٹ کو دُور کر کے اپنی بد خیالی کو رفع کرے نیز عجز و انکساری کے ساتھ خدمتِ خلق میں مشغول ہو! اے پیارے! یہی شعارِ زندگی تجھے اُونچا کر سکتا ہے اور اسی سے تیری سب تکالیف اور شبہات دُور ہوں گے اور تجھ کو من مانا آرام نصیب ہوگا۔ بزرگوں کے پاؤں کو دھو اور اُن کی خدمت کرنے سے تیری بدیاں دُور ہوں گی اور تُو بیداری پائے گا۔ تُو مالک کے بندوں کا بندہ ہو جا! تب تُو بارگاہِ الٰہی میں داخل ہو سکے گا۔ یہی طریقہ ہے۔ یہی شعار ہے۔ اِسی کے مطابق چلنا حقیقی عبادت ہے۔ جو اِس اصُول پر کاربند ہوتا ہے اے نانک! وہ اس دُنیا سے پار ہو جاتا ہے۔

■ اُس مالک کا وُہی پیارا ہو سکتا ہے جو صداقت اور قناعت کو اپنا شعار بنا کر ہمیشہ راست باز رہتا ہے اور راست گفتاری سے کام لیتا ہے۔ ایسا نیک انسان اپنے مالک سے بچھڑ کر کبھی رنج نہیں پاتا بلکہ اُس کے ساتھ وابستہ رہتا ہے۔

■ جو اپنی پسند کی چیز پا کر خوش نہ ہو، ناپسند چیز ملنے سے ناراض نہ ہو۔ نہ کسی بات کا فکر کرے۔ نہ کوئی خواہش رکھے اور اچھے بُرے کے خیال سے بالاتر ہو کر مجھ میں دل لگائے اُسی کو میرا عزیز جانو!

■ وُہ خدا کے بندے قابلِ تحسین ہیں جو اپنے مالک کو پہچانتے

ہیں اور اپنی خودی کو ترک کر کے اُس کے حُکم کو بجا لاتے ہیں۔ تب وہ اپنے مالک کی گود میں کھیلتے ہیں۔ اے پیارے! مَیں تجھ کو اپنے مالک سے ملنے کے طریقے بتاتا ہوں۔ اپنے دِل اور جسم کو مالک کے حوالے کر دے اور لوگوں سے ظاہرا شرم کی پرواہ نہ کر۔ اپنے متعلقین کو بھی یہی ہدایت کر اور رضا اور تسلیم پر کاربند ہو۔ تب تُو اپنے مالک کا پیارا ہو گا۔ اگر تُو خودی میں مخمور رہے گا تو منزل پر نہیں پہنچے گا اور وقت کے نکل جانے پر تجھے پچھتانا پڑے گا۔

■ وہ زبان گراں بہا ہے جو ایشور کی توصیف اور خدمتِ خلق کی باتیں کہتی ہے۔

■ جو شخص حرام کے مال سے خوش ہوتا ہے۔ وہ اپنے گھرانے کو مصیبت میں ڈالتا ہے لیکن جو مُفت خوری سے نفرت رکھتا ہے، زندگی اُسی کی ہے۔

■ پرلوک میں امداد کے لئے ماں باپ، پُتر، استری یا مِتر کوئی بھی مدد کے لئے نہیں ٹھہر سکتا۔ وہاں اگر کوئی امداد کر سکتا ہے تو صرف دھرم کے مطابق کیا ہُوا نیک کام ہی کر سکتا ہے۔

■ جو نیک آدمی سے محبّت کرتا ہے یا نیکی میں سبقت لے جاتا ہے وُہی دوست ضمیر اور ایمان کا پَیرو ہے۔ خواہ وُہ ذات کا

ویش ہو، کھتری ہو، خواہ برہمن ہو یا ذات پات کی پرواہ نہ کر کے سب سے محبّت کرنے والا۔

■ نیک اعمال والا انسان اِس دُنیا میں بھی سُکھی ہوتا ہے اور اگلی دُنیا میں بھی۔ اپنے اچھے اعمال کو دیکھ کر وہ حقیقی راحت کو پاتا ہے۔

■ ایک ہندو کے گھر میں ہندو آتا ہے۔ اُس کے گلے میں سُوت کا جنیئو منتر پڑھ کر پہنا دیا جاتا ہے اور اُس جنیئو کو پہن کر وہ بُرے کرم کرتا ہے۔ اُس کے اشنان وغیرہ کارآمد نہیں ہو سکتے۔ ایک مُسلمان مُسلمان ہونے کا فخر کرتا ہے لیکن مُرشد کی رہبری اور نیک اعمال کے بغیر بہشت حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس دُنیا میں ہی جو اس راز کو پہچان لیتا ہے وُہی حقیقت شناس ہے۔ اِس کے علاوہ خواہ کوئی ہندو ہے یا مُسلمان، نکمّا ہے کیونکہ بغیر نیک اعمال کے کوئی فلاح نہیں پا سکتا۔ گورُو نانک جی نے یہ سچّی بات کہہ دی ہے کہ ایسی راست روی کے بغیر آخرت میں کوئی قدر نہ ہو گی۔

■ اُمیّد تو انگور اور نارنگیوں کی رکھتا ہے لیکن بیج بوتا ہے ریکیکر کا۔ پہننا تو چاہتا ہے ریشم، لیکن کاتتا پھرتا ہے اُون! اِس راز کو کئی تو سمجھ گئے ہیں اور کئی بے خبر ہی پھر رہے ہیں۔ اِس دُنیا

میں جو نیک اعمال کئے گئے ہیں وہی آخرت میں کام آئیں گے۔

کوڑی کے مول والا نامدیو للاری گوبند نام کے ساتھ من لگانے سے لاکھوں روپے کا ہو گیا۔ کبیر جولاہا کپڑا بُننے کی پرواہ نہ کرتا ہوا اپنے مالک کے چرنوں سے پریت لگا کر قیمتی ہیرا بن گیا۔ مُردہ جانوروں کو اُٹھانے والے رُوداس چمار نے مایا کو تیاگ کر سادھو سنگ سے دیدارِ حق حاصل کیا۔ سین نائی جو کہ لوگوں کا کمین تھا۔ اُس کے دِل میں پربھو نے جگہ پائی اور اُس کی گنتی بھگتوں میں ہوئی۔ اور یہ سب کو معلوم ہے کہ خوش قسمت دھنا جٹ یہ سب کچھ سُنکر عبادت میں مشغول ہوا اور اُس کو مالک نے اپنا کر درشن دیئے۔

جو انسان سب کام میری رضا جوئی کے لئے کرتا ہے، مجھ کو ہی اپنی پناہ مانتا ہے۔ میری عبادت کرتا ہے۔ دُنیا کے جال میں نہیں پھنستا۔ کسی بھی ہستی سے عناد نہیں رکھتا وہی مجھ کو پاتا ہے۔

میں اُس بھگت سے پیار کرتا ہوں جو تعریف اور مذمت کو یکساں خیال کرتا ہو۔ جو کسی کو آزار نہ پہنچائے اور خود ستایا جا کر بھی تکلیف نہ مانے۔ جو بے جا طور پر خوشی نہ کرے۔ نہ حسد کرے اور

نڈر رہے۔

● جو دوست اور دشمن کو یکساں پیار کرتا ہے۔ سُکھ دُکھ گرم سرد، خوشامد و نندیا میں کوئی فرق نہیں جانتا اور کسی شئے سے جس کو لگاؤ نہیں ہے۔ وہی مجھے پیارا ہے۔

● اگر اپنے مالک کے پیارے بننا چاہتے ہو تو اے نانک! صداقت، قناعت، رحم اور ایمان کا بناؤ سنگار کرو! سالکوں کے لئے یہی اوصاف مفید ہو سکتے ہیں۔

● برہمن، ویش، کھتری اور شودر سب انسان ایک سے ہی ہوتے ہیں۔ پرماتما کی بھگتی سے وہ پوتر ہو کر اُس کے پیارے ہو جاتے ہیں۔ ایسے انسان خود فلاح پاتے ہیں اور والدین کے نام اور خاندان کو بھی اُونچا کرتے ہیں۔

● بھلائی اور سخاوت کرنا نہ بھولو کیونکہ خدا تعالےٰ ایسی قربانی سے خوش ہوتا ہے۔

● نمازیں پابندی سے پڑھتے جاؤ اور زکواۃ دیتے چلے جاؤ۔ نیز جو بھی نیک کام اپنی بھلائی کے واسطے جمع کرتے رہو گے حق تعالےٰ کے پاس اُس کو پا لو گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تمہارے سب کئے ہوئے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔

جو شخص نیک کام کرے گا اُس کو اُس کا دس گنا عوض ملے گا اور جو شخص بُرا کام کرے گا اُس کو اُس کے برابر ہی سزا ملے گی اور کوئی بے انصافی نہ ہوگی۔

اُس پربھو نے کسی کو تو ریشم پہننے کو دیا اور نوار کے پلنگ سونے کو۔ اور کسی کو پھٹی گُدڑی بھی مُیسّر نہیں اور گھر کے اندر پھُوس تک نہیں۔ اے دل! کسی سے حسد یا تکرار نہ کر۔ نیک اعمال کی کمائی حاصل کر!

ہر ایک انسان جو خداوند سے ڈرتا ہے اور اُس کی راہ پر چلتا ہے۔ مُبارک ہے۔ تُو اپنے ہاتھوں کی کمائی ہی کھائے گا۔ تیری کمائی تیرے ساتھ ہوگی اور تُو مزے میں ہوگا۔ جس کے پاس یہ کمائی نہیں ہے اُس سے وہ بھی چھین لیا جائے گا جو کہ اُس کے پاس ہے ؎

مُلک راج آنند
آنند نواس سُندرم گام
ڈلھوزی

۲۱ $\frac{8}{59}$

دولت کی دیوی آپکے قدموں پر!

ٹیکنیکل، مکینیکل اور دستکاری سکھانیوالی مشہور کتابیں

یہ کتابیں آپکو دولتمند بنادینگی۔ انمیں ہر چیز کو مکمل و سہل طریقہ پر سمجھایا گیا ہے

فوٹوگرافی گائیڈ اصلی	۴/-	مکمل باورچی خانہ	۳/-
اصلی سلائی شکھشا وگیان	۲/۸	صنعت و حرفت کے اصلی خفیہ راز	۵/-
فلمی ہارمونیم گائیڈ کلاں	۱/-	خراد شکھشا مکمل	۳/-
رہنمائے بجلی .. مکمل	۳/-	پامسٹری (عرف خط تقدیر)	۳/-
بیوپار دستکاری "	۲/۸	اصلی کلید سٹہ مکمل	۵/-
فن باغبانی سیٹ "	۸/-	تاش کے جادو یعنی کھیل	۱/۸
گھریلو دھندے "	۲/-	اصلی اندر جال مکمل	۲/۸
رہنمائے صابن سازی "	۲/۸	موم بتی سازی مکمل	۱/۸
خوشبودار تیل بنانا "	۲/-	کامیاب مرغی خانہ "	۲/-
بوٹی پرچار "	۲/۸	حکیم لقمان اصلی "	۵/-
پھلوں کی کاشت "	۵/-	۱۳۹ جاپانی دولت کمانیکے طریقے	۸/-
فلمی ایکٹنگ گائیڈ "	۵/-	مددگار درزیاں مکمل	۳/-
جنتری پیمائش چوب	۱/۸	راز روزگار "	۴/-

مینیجر آنند بک ڈپو - درگیانہ تیرتھ - امرت سر (پنجاب)

۸۴ لاکھ جون کے چکر سے باہر کر کے

اصلی پرم دھام پہنچانے والی روحانی کتابیں

اناسکتی یوگ یعنی شریمد بھگوت گیتا از مہاتما گاندھی جی۔	1/4
جپ جی صاحب سٹیک ۔	-/1
سکھمنی صاحب ″ ..	-/2
دوہے بابا فرید صاحب ۔	-/8/-
سنت تلسی داس وڈہاولی	-/8/-
اصلی شو پران مکمل ..	-/2
رشی چانک راج نیتی ۔	-/8/-
اصلی یوگ وششٹ بڑا ۔	-/2
لاکھ لاکھ روپے کی ایک بات از ملک راج آنند	-/1
درگا پاٹھ مکمل باتصویر ..	-/1
ودر نیتی مکمل ۔ رنگین ٹائیٹل ۔	-/1
اصلی تلسی رامائن ..	-/2
″ بھگتی ساگر مکمل و کلاں ۔	2/8
اصلی نیا بھگت مال بڑا ..	2/8
سنت بانی اصلی	-/1
کامیابی کی کنجی ..	-/12/-
ہم کامیابی کیسے حاصل کرسکتے ہیں؟	-/1
دیوانی کرشن گوپیاں ..	-/1
اصلی داس کبیر جی دوہاولی	-/8/-
سچا سودا اصلی ..	
شلوک شیخ فرید جی معہ ارتھ	-/1
تلسی کرت رامائن مکمل ..	10/8
پریم ساگر اصلی	-/5
امرت سروور۔ ایشور پراپتی کے لئے یہ کتاب ضرور منگوائیں ..	6/10
گرہست شاستر اصلی .. مکمل	-/4

مینیجر آنند بک ڈپو۔ درگیانہ تیرتھ امرتسر

پریم پریس کٹڑہ شیر سنگھ امرت سر میں باہتمام رام سرن مہاجن پرنٹر چھپا

पुस्त

पुस्तक-वितरण की तिथि नीचे अंकित है इस तिथि सहित १५ वें दिन तक यह पुस्तक पुस्तकालय में वापिस आ जानी चाहिए। अन्यथा ५ नये पैसे प्रतिदिन के हिसाब से विलम्ब दण्ड लगेगा।

दिनांक	सदस्य संख्या	दिनांक	सदस्य संख्या